البحث الجلیل فی رسول الجمیل

پانچویں کاپی نصف ہوکر مضمون مکمل کر گئی۔ گویا یہ مجالہ ۴½ کاپی پر ختم ہو گیا۔ سوچتا رہا کہ نصف کاپی کی تکمیل کسی ایسے مضمون سے ہونی چاہیئے کہ ناظرین باتمکین کے ایمان کا نور دل کا سرور ہو۔ دماغ نے متعدد موضوعات سامنے رکھے لیکن نہ جچے۔ بالآخر آیۂ کریمہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ ذہن میں آئی اور یقین ہوا کہ اس پر اگر مصرح مضمون آجائے تو یہ ایمان کی جان ثابت ہوگا۔ لہٰذا اس کو منتخب کر کے کاپی کا بقایا پُر کر رہا ہوں۔ اور اس مضمون کا نام

البحث الجلیل فی رسول الجمیل

رکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔ (منتخب از تجلی الیقین)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ ۝

فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور یاد کرا ے محبوب جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں۔ پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اُس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ اور میں بھی

تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھر گیا تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

آیۂ جلیلہ میں اللہ تعالیٰ اجتماع انبیاء کرام فرماکر گویا آل انبیا کانفرنس منعقد کررہا ہے۔ اس کانفرنس میں از آدم تا ایں دم تمام انبیاء و مرسلین کا اجتماع ہے۔ لیکن اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، اسحاق اخرس، طلیحہ، محمد بن تومرة، مرزا غلام احمد قادیانی سلطانوی وغیرہ بنے ہوئے نبیوں میں سے کوئی بھی اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکا نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے کہ وہ سچے نبیوں کا اجتماع تھا۔

چنانچہ امام اجل ابوجعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیرالمومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی ہیں۔

لم یبعث اللہ نبیًا من ادم فمن دونه الا اخذ علیه العهد فی محمد صلی اللہ علیه وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن به ولینصرنه ویاخذ العھد بذالك علیٰ قومه۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں۔ تو اُن پر ایمان لائے اور اُن کی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اس مضمون کا عہد لے۔ یہی تفسیر سید المفسرین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔

چنانچہ اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم السلام نشر مناقب اور ذکر مناصب حضور سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین فرماتے رہے اور اپنی پاک مجالس و محافل کو حضور کی مدحت سے زینت دیتے رہے اور اپنے امتیوں سے حضور پُر نور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عہد لیتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ پچھلے مژدہ رساں ابن مریم علیہ السلام یاتی من بعدی اسمه احمد

کہتے تشریف لائے۔

یہاں تک کہ تمام ستارے روشن مہ پارے پردۂ غیب میں تشریف لے گئے تو آفتاب عالمتاب ختمیت نے بہ ہزار جاہ و جلال طلوع اجلال فرمایا۔

چونکہ انبیاء کرام اپنی اُمتوں کو بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارتیں دیتے رہے حضور کے مناصب علیا بیان کرتے رہے تو اُن کے دلوں میں عظمت ذات مصطفےٰ علیہ التحیہ والثناء ایسی مرکوز ہوئی کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے وَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ اُس نبی الظمی کے ظہور سے قبل کافروں پر اُس کے وسیلہ سے فتح چاہتے فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ پھر جب وہ جانا پہچانا اُن کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ تو خدا کی پھٹکار منکروں پر۔

اس کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں۔ جب یہود مشرکوں سے لڑتے تو دعا کرتے اَللّٰهُمَّ انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد صفته فی التوراة ۔ "الٰہی ہمیں مدد دے اُن پر صدقہ اُس نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توراۃ میں پاتے ہیں"۔ اور اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔

یہی سبب ہے کہ جب آخر زمانہ میں حضرت سیدنا عیسےٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور سابقہ منصب نبوت و رسالت پر ہوں گے۔ مگر اُس وقت حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر رہیں گے۔ حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے۔ انگریزی نبی کی طرح احکام جہاد کی مخالفت نہیں کریں گے۔ حضور کے غلاموں کو کافر نہیں کہیں گے۔ حتیٰ کہ حضور کے ایک اُمتی و نائب یعنی امام مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ جیسا کہ خود سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے حیث قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ۔ اور اس عہد واثق کی پوری تائید اللہ تعالیٰ نے توراۃ مقدس میں فرمائی۔ جیسے علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ مطالع المسرات میں نقل فرماتے ہیں۔ یا موسیٰ من امن باحمد وصدقہ اُولٰئک ھم الفائزون ومن کفر باحمد وکذبہ فی جمیع خلقی اُولٰئک ھم الخاسرون۔ اولئک ھم النادمون۔ اولئک ھم الغافلون۔ اے موسیٰ جو احمدؐ پر ایمان لائے اور اُس کی تصدیق کرے۔ وُہی ہے مراد کو پہنچا ہُوا۔ اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمدؐ سے انکار کیا اُس کی تکذیب کی وہی زیاں کار ہے وُہی پشیمان اور وُہی بے خبر ہے۔ یہ آیۂ توریت شریف لتومنن بہ ولتنصرنہ کے مفہوم کو اچھی طرح واضح کر رہی ہے۔ اور علامہ سبکی عبدالکافی تقی الدین ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے آیۂ متلوہ پر ایک نفیس رسالہ تالیف فرمایا۔ جس کا نام التعظیم والمنۃ فی لتومنن بہ ولتنصرنہ رکھا۔ اُس میں آیہ مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور کے اُمتی تمام انبیاء ہیں۔ اور حضور سب کے نبی۔ حضور کی نبوت و رسالت عہد سیدنا آدم ابوالبشر سے روز قیامت تک جمیع خلق کو عام اور شامل ہے۔ اور حضور کا ارشاد کنت نبیا وادم بین الروح والجسد اپنے معنیٰ حقیقی پر ہے۔

مختصر یہ کہ مسلمان اگر بنظر ایمان اس آیۂ کریمہ کے مفاد عظیمہ پر غور کرے تو اُسے صاف اور صریح واضح ہو جائے کہ درحقیقت مصطفٰے کی ذات ستودہ صفات ہی اصل الاصول ہے اور حضور ہی وہ رسول ہیں جنہیں رسول الرسل کہا جا سکے بلکہ جو نسبت اُمتیوں کو انبیاء و رسل سے ہے۔ وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سیدالکل امام الکل فی الکل سے ہے۔

سبحان اللہ کیا شان ہے۔ یہ تو دیکھا تھا کہ اُمتیوں پر فرض ہوتا ہے کہ

رسولوں پر ایمان لائیں۔ یہاں رسولوں پر فرض کیا گیا کہ اُس نبی اُمّی قرشی البطحی پر ایمان لائیں۔ اُن سے عہد و پیمان لیا گیا کہ میرے محبوب سے گرویدگی فرمائے گئے۔ گویا صاف و صریح جتایا ہے کہ مقصود اصلی صرف ایک ہی ہیں۔ باقی سب تابع و طفیلی۔ ع

مقصود ذاتِ تست دگر جملگی طفیل

پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھیرایا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ اُن سے زنہار حکم الٰہی کا خلاف ممکن ہی نہیں تھا۔ اندریں حال کافی وافی شافی تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ بطریق امر انہیں فرما دیتا کہ وہ نبی آخرالزمان جب تمہارے پاس آئے۔ اُس پر ایمان لانا۔ اُس کی مدد کرنا مگر اُس پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ اُن سے عہد و پیمان لیا۔ اور یہ پیمان پیمانِ ثانی ہے۔

پہلا پیمان الستُ بربکم تھا۔ اس کے بعد دوسرا پیمان جسے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ نے ظاہر کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ تمام ماسوی اللہ پر پہلا فرض ربوبیتِ الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اُس کے برابر رسالتِ محمدیہ پر ایمان (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔ اس عہد کو لام قسم سے مؤکد فرمایا۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یہ ایسا ہی عہد ہے جو نوابوں سے بیعتِ سلاطین لیتے وقت حلف کے ذریعہ لیتے ہیں علامہ امام سبکی فرماتے ہیں کہ حلف وفاداری اور سوگند بیعت کا طریقہ شاید اسی آیۂ کریمہ سے ماخوذ ہے۔

۳۔ نونِ تاکید اور وہ بھی ثقیلہ لا کر ثقلِ تاکید کو اور دوبالا فرما دیا۔

۴۔ کمال اہتمام قابل غور ہے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں۔ ءاقررتم کیا تم اس امر پر اقرار لاتے ہو۔ گویا کمال تعجیل مقصود ہے۔

۵۔ پھر اسی پر بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا واخذتم علیٰ ذالکم اصری خالی اقرار نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

۶۔ علیہ یا علیٰ ھٰذا کی جگہ علیٰ ذالکم فرمایا۔ تاکہ بعد اشارۃ دلیل عظمت ہو۔

۷۔ پھر اہتمام میں اور ترقی کی اور فرمایا فاشھدوا اس معاہدہ میں ایک دوسرے کے گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ بعد اقرار انبیاء کرام کا مکر جانا (معاذاللہ) اُن کی قدوسیت کے مغائر اُن کی معصومیت کے خلاف تھا۔ اور ایسا ممکن ہی نہ تھا۔

۸۔ پھر کمال یہ کہ فقط اُن کی گواہیاں مکتفی نہ ہوئیں بلکہ ارشاد فرمایا وانا معکم من الشاھدین۔ ہم خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہیں۔

۹۔ پھر سب سے زیادہ اہمیت اور نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم و جلیل تاکیدوں کے بعد اُن کے ساتھ جنہیں عصمت عطا فرمائی۔ جنہیں معصوم قرار دیا یہ سخت تہدید بھی فرمادی گئی کہ فمن تولیٰ بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون اب جو اس عہد و اقرار سے پھر لیگا فاسق ٹھہریگا۔

اللہ اللہ یہ اہتمام تمام اور اس قدر اعتناء تام تو صرف اور صرف توحید کے بارے میں منظور ہوا تھا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد تھا۔ ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذالک نجزیہ جھنم جو اُن میں سے کہیگا کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں اُسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ گویا اہمیت رسالت مصطفےٰ پر اشارہ فرمایا گیا کہ جس طرح ہمیں ایمان کے جزو اول لاالٰہ الا اللہ کا اہتمام ہے

یُونہیں جزءِ دوم محمد رسول اللہ سے اعتناء تام ہے۔

ہیں تمام جہان کا خدا اور ایسا خدا کہ ملائکہ بھی میری بندگی سے سرتابی نہیں کر سکتے۔ میرا محبوب بھی سارے عالم کا ایسا رسول و مقتدیٰ ہے۔ کہ انبیاء مرسلین بھی اُس کی بیعت و خدمت سے منہ نہیں موڑ سکتے۔

پھر متنبی کذاب افتراپرداز افراد کی کیا حیثیت جو اس میدان میں گامزن ہوسکیں پھر یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ انبیاء کرام کو ادائے امانت و ابلاغ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔ اُس کی تھوڑی تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱۔ حِلم۔ تاکہ کفار کے گستاخانہ کلمات اور بیجا اتہامات سے تنگدل نہ ہوں۔ کما قال تعالیٰ وَدَعْ اَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔

۲۔ صبر۔ کہ مخالفین و مشرکین کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔ کما قال تعالیٰ فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل۔

۳۔ تواضع۔ کہ اُن کی صحبت سے نفور نہ ہوں اُن سے نفرت نہ کریں۔ حیث قال واخفض جناحك ولمن تبعك من المؤمنین۔

۴۔ لینت۔ کہ قلوب اغیار اُن کی طرف راغب ہوں۔ حیث قال فبما رحمة من اللہ لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

۵۔ رحمت۔ تاکہ افاضۂ خیر و برکات کیلئے واسطہ ہوں کما قال رحمة للذين آمنوا منكم

۶۔ شجاعت۔ تاکہ دشمن کی کثرت کو بھی خطرہ میں نہ لائیں۔ اِنّی لا یخاف لدی المرسلون

۷۔ سخاوت۔ تاکہ تالیف قلوب کا موجب ہو ولا تجعل یدك مغلولة الیٰ عنقك ولا تبسطها كل البسط۔

۸۔ عفو و بخشش۔ تاکہ نادان جاہل مانوس ہوں اور فیضیاب ہوسکیں۔ فاعف عنهم واصفح ان اللہ یحب المحسنين۔

۹۔ قناعت و استغنا۔ تاکہ جہاں تبلیغ دین و تنظیم مسلمین کو طلب دنیا پر محمول نہ کرسکیں۔ لا تمدن عینیك الی ما متعنا به

۱۰۔ جمال و عدل۔ تاکہ تادیب و تربیت اُمت میں جس کی رعایت کرسکیں۔ وان حکمت بینهم فاحکم بالقسط۔

۱۱۔ کمال عقل۔ جو اصل فضائل اور منبع فواضل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کبھی نبی ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے۔ وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیهم۔ اور دیہہ کے بدوی کو بھی نبی نہیں بنایا گیا۔ بلکہ من اهل القرٰی یعنی آبادی کے شہری کو ہی نبی بنایا گیا۔

اسی طرح لطافت نسب و حسن سیرت و صورت تمام صفات جمیلہ کا ہونا بھی لازمی ہے۔ تاکہ اُن کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہوسکے۔

غرضکہ یہ سب خصائل انہیں خزانوں کا ایک حصہ ہے۔ جو ان سلاطین نبوت و حقیقت کو عطا ہوتے ہیں۔ پھر جس کی سلطنت عظیم ہو اُس کے خزائن بھی عظیم ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے ان الله تعالیٰ ینزل المعونة علی قدر المئونة۔

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان تمام اخلاق فاضلہ اور اوصاف کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل اعلیٰ و اجمل ہوں۔ اسی لئے خود ارشاد فرمایا۔

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا۔

(اخرجہ البخاری فی الآداب)

ابوالحسنات قادری

سید خلیل احمد پرنٹر پبلیشر نے دین محمدی پریس لاہور میں چھپا کر دفتر جمعیۃ العلماء پاکستان لاہور سے شائع کیا۔